مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، کن کن صورتوں میں نماز توڑ سکتے ہیں، جس سے گناہ نہ ملے، اس کے بارے شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ نماز کو بلاضرورت شرعی فاسد کرنا حرام ہے البتہ اگر کوئی مجبور و مظلوم شخص مدد کے لئے پکارے، نمازی کے علاوہ اور کوئی وہاں مدد کرنے والا نہ ہو، مثلاً ڈوبتے شخص کو بچانے کے لئے، کوئی جنگلی یا زہریلا جانور حملہ کر دے تب وغیرہ۔ اپنے مال کی چوری ہو رہی ہو تو اس کو بچانے کے لئے نماز توڑ سکتے ہیں، لیکن اس مال کی قیمت کم از کم ایک درہم کے برابر ہونی چاہئے، یا اپنے مال یا جان پر آفت آ پڑے تب بھی نماز توڑنا جائز ہے، گناہ نہیں ہو گا۔

۱. یجب قطع الصلوٰۃ باستغاثۃ ملہوف بالمصلّی۔ ولو فرضا ۔ مراقی الفلاح ونور الایضاح فی فصل ما یوجب قطع الصلوۃ ۔ فقط ۱۳ محرم ۱۴۰۸ھ احمد حسن غفرلہ

۲. ﴿ وقال ابن عابدین : والواجب لاحیاء نفس، مطلب قطع الصلاۃ یکون حراماً ومباحاً ومستحباً و واجباً ۔ رد المحتار ص۵۲۶ ج۱، کوئٹہ ۔ وکذا لأجنبی إذا خاف ۔ ۔ ۔ واستغاث بالمصلّی وجب علیہ قطع الصلوٰۃ، فتاوی عالمگیری نولکشور ص۸۷ ج۱ ﴾ ونظیرہ قطع الصلوٰہ خشیۃ سقوط الاعمیٰ (فلیراجع الی مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی ص۳۲۴)

۳. قال العلامہ شرنبلالی: والاصل ان نقض العبادۃ قصداً بلا عذر حرام لقولہ تعالیٰ ولا تبطلوا اعمالکم۔ (امداد الفتاح ص۴۹۵ باب ادراک الفریضۃ مع الامام وغیرہ) (سورۃ محمد پارہ: ۲۶ آیت: ۳۳ رکوع: ۸)

٤. قال العلامہ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی: (و) یجوز قطعہا لخشیۃ (خوف) من (ذئب) ونحوہ (علی غنم) ونحوہا (او خوف تردی) ای سقوط (اعمیٰ) او غیرہ مما لا علم عندہ (فی بئر ونحوہ) کحفیرۃ وسطح واذا غلب علی الظن سقوطہ وجب قطع الصلاۃ ولو فرضاً۔ (مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی ص۲۰۴ قبیل باب الوتر و احکامہ)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۱/ربیع الاول/۱۴۴۵ھ

2023/09/28ء

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور